REGD. No. L. 5259

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۹

213

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

ربوہ

روزنامہ

پیر تا جمعہ

الفضل

۳۰ شوال ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ | ۳۱ ہجرت ۱۳۳۶ ہش | ۳۱ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۲۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ مئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۰ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سارا دن بخار اور سر اور گردن میں درد رہا۔ اور اس کے ساتھ اعصابی تکلیف بھی تھی۔ آج صبح کچھ افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرماتے رہیں۔

نائیجیریا میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو اور حیران کن ترقی پر

عیسائی پادریوں کی طرف سے انتہائی تشویش اور گھبراہٹ کا اظہار

جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ مبلغین اسلام کی کامیاب تبلیغی جدوجہد اور اس کے شاندار نتائج

لیگوس (نائیجیریا مغربی افریقہ)۔ جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ مبلغین اسلام کی کامیاب تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں مغربی افریقہ کے دور دراز علاقوں میں اسلام جس سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور جس تیز رفتاری سے لوگ عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں۔ اس کا اندازہ نائیجیریا کے عیسائی پادریوں کی اس کانفرنس کی روئیداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حال ہی میں لیگوس کے مقام پر منعقد ہوئی تھی۔ لیگوس کے مشہور انگریزی اخبار "ڈیلی ٹائمز" مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۷ء کی اطلاع کے مطابق اس میں مغربی نائیجیریا کے نامی پادریوں نے اس امر پر انتہائی تشویش اور گھبراہٹ کا اظہار کیا کہ نائیجیریا میں اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ان پادریوں نے اپنی تقریروں میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نائیجیریا میں اسلام کی یہ فتوحات عیسائیت کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ ڈیلی ٹائمز نے اپنی ۱۸ مئی کی اشاعت میں عیسائی پادریوں کی اس کانفرنس کی رپورٹ اپنے صفحہ اول پر شہ سرخیوں کے ساتھ نہایت نمایاں طور پر شائع کی ہے۔ چنانچہ اس نے حسب ذیل پانچ کالمی سرخیوں کے ساتھ اس خبر کو اپنے صفحہ اول پر یوں نمایاں کیا ہے۔

Anglicans alarmed by Spread of Islam
Synod seeks campaign against
'intrusion'

یعنی "اسلام کی روز افزوں ترقی پر عیسائی پادریوں کی طرف سے تشویش کا اظہار"

"اسلام کی اس یورش کے خلاف مہم چلانے کی تحریک"

اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ کانفرنس میں عیسائی پادریوں نے اپنی تقریروں میں اسلام کی ترقی پر شدید خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی اس بڑھتی ہوئی رَو کے نتیجے میں عیسائیوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ اور اپنے معتقدات کے بارے میں ان کا یقین اور ایمان متزلزل ہوتا جا رہا ہے کانفرنس میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے لئے ایک چار نکاتی پروگرام منظور کیا گیا۔ جو یہ ہے۔

(۱) سارے نائیجیریا میں بائیبل پڑھانے کے نظام کو زیادہ موثر اور وسیع بنایا جائے۔

(۲) ایسے عیسائی ماہرین جو اسلام پر سند مانے جاتے ہیں انہیں دعوت دی جائے۔ اور وہ لیکچروں اور درس و تدریس کے ذریعہ عیسائیوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کریں۔

(۳) ہر چرچ اپنے زیر اثر علاقے میں ہفتہ وار پبلک اجتماعات کا انتظام کرے۔ جن میں "اسلام کی خامیاں" لوگوں پر واضح کی جائیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

مرمت مقامات مقدسہ کیلئے انجینئر کی ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مقامات مقدسہ کی معمولی مرمت تو مقامی طور پر کی جا رہی ہے۔ لیکن خاص مرمت جو کسی ماہر فن کی نگرانی چاہتی ہے وہ ابھی تک نہیں ہو سکی۔ بابو محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ انجینئر سندھ نے اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ لیکن اب ان کی طرف سے اچانک اطلاع ملی ہے۔ کہ انہوں نے ملازمت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے وہ اس کام کو کرنے سے معذور ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست بھی فارغ ہو سکیں۔ اور پرانی عمارتوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اور خصوصاً Under pinning کے کام سے واقف ہوں۔ وہ مہربانی کر کے فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ تا انہیں اس خدمت کے لئے بھجوایا جا سکے۔ ایسے دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جن کے پاس پہلے سے پاسپورٹ اور ویزا موجود ہے۔ یا وہ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وقت تنگ ہے اور برسات کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق دے۔ اور انہیں اجر عظیم سے نوازے فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۷/۵/۱۱

ضروری اعلان

سید سردار حسین شاہ صاحب افسر تعمیر ۲۱ مئی ۱۹۵۷ء کو یہاں سے دو دن کا کہہ کر گئے ہیں صدر انجمن احمدیہ سے حسابہ میں مکان بنانے کے لئے وہ روپیہ وصول کر چکے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ لگے تو ان کو اپنے فرض کی طرف توجہ دلائیں اور کہہ دیں کہ فرض شناسی ایمان کا حصہ ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۷ء

خوفِ خُدا

ہفت روزہ "چٹان" میں ایک شذرہ حسب ذیل شائع ہوا ہے۔

"خدا سے ڈرو!

لاہور کے ایک دو اخباروں میں وقفہ وقفہ سے اور زمیندار میں اس سے بھی کمتر مدت میں یہ خبر چھپتی رہی ہے۔ کہ ڈاکٹر خان صاحب کے داماد کو دس لاکھ ٹن نمک برآمد کرنے کا پرمٹ دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر خان صاحب نے بطور وزیراعلیٰ یہ حکم خود جاری کیا تھا وغیرہ وغیرہ اس خبر کی نوعیت ذاتی ہے۔

اصولاً ہمیں ادارتی کالموں میں اس کی تائید یا تردید نہیں کرنی چاہیئے جن صاحب کے خلاف یہ الزام علی التواتر لگایا جا رہا ہے۔ وہ خود اس کی تصحیح و تردید کے مجاز ہیں۔ لیکن چونکہ ہم اس قضیہ کے پس منظر کی جزئیات سے آگاہ ہیں اس لئے ہم مجبوراً یہ چند الفاظ لکھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خان یحیٰی جان ڈاکٹر خان صاحب کے داماد نہیں۔

خان عبد الغفار خاں کے داماد ہیں۔ ان کے پاس کوئی پرمٹ نہیں ایک تجارتی معاہدہ تھا۔ جو ڈاکٹر خان صاحب کے شریک وزارت ہونے سے پہلے مرکزی حکومت نے ان سے کیا تھا۔

جب صوبہ کو یہ محکمہ تفویض کیا گیا تو انہیں جس پریشانی اور دھاندلی کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ داستان بڑی ہی دردناک ہے۔ وہ اپنے ایک بیان میں ہائیکورٹ کے کسی جج کی معرفت تمام معاملہ کی تحقیقات کے لئے دعوت دے چکے ہیں۔ اور جو کچھ اس ضمن میں ایک سابق وزیر نے کہا یا کیا وہ اتنا شرمناک ہے کہ پناہ بخدا ہم انشاء اللہ مستقبل قریب میں اس داستان کو پیش کریں گے۔ فی الحال زمیندار سے ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ وہ لوگوں کے بارے میں کوئی افسانہ چھاپنے سے پہلے اصل حقیقت معلوم کر لیا کرے۔ تو بہتر ہے۔ کیونکہ خدا کا خوف بڑی چیز ہے۔"

(ہفت روزہ چٹان ۲۷ مئی ۱۹۵۷ء)

ہم نے یہ شذرہ صرف اس کے آخری لفظوں کی خاطر نقل کیا ہے جو نصیحت معاصر چٹان نے زمیندار کو دی ہے۔ کاش کہ ہمارے چھوٹے بڑے اخبارات اس نصیحت پر عمل کرنا سیکھیں۔ اور کوئی بات بغیر تحقیقات شائع نہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ خدا تعالیٰ کا خوف تو بڑی بات ہے صرف ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر ہی ایسا کیا جائے۔ تو یقیناً ہمارے اخبارات دنیا کی صحافت میں اپنا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

معلوم نہیں زمیندار نے کس بناء پر یہ خبر شائع کی ہے۔ لیکن یہاں بعض اخبارات تو ایسے ہیں کہ جو "خبر تراشی" کو ایک فن لطیف سمجھ کر اس کی مشق کرتے ہیں۔ اور صریح جھوٹ کی اشاعت تک سے پرہیز نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ عبارتوں میں تحریف تک کر لیتے ہیں چنانچہ اس کی تازہ ترین مثال ہم نے الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں دی ہے۔ کہ نوائے پاکستان نے ہماری ایک عبارت کو جو اس طرح تھی۔

"مسٹر سہروردی نے مخلوط انتخاب کے حق میں یہ دلیل دے کر **تخریبی عناصر** کے سینہ میں خنجر گھونپ دیا ہے۔"

بدل کر اس طرح لکھا ہے۔

"مسٹر سہروردی نے مخلوط طریق انتخاب منظور کرا کے **مسئلہ ختم نبوت کے حامیوں** کے سینہ میں خنجر گھونپ دیا ہے۔"

جس سے اس کی غرض جماعت احمدیہ کے خلاف سوائے اشتعال انگیزی کے کچھ نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر خان صاحب پر جو الزام لگایا گیا ہے۔ اس سے ایک بڑی شخصیت پر حملہ کیا گیا ہے لیکن نوائے پاکستان نے ایک جماعت کے خلاف منافرت پھیلانے کی عمداً کوشش کی ہے۔

پھر سیاسی پارٹیاں اگر ایک دوسرے کے خلاف ایسا کریں تو شائد موجودہ زمانہ میں اضطراری سمجھا جائے گا۔ اگرچہ ایک اسلامی ملک کے لئے ایسی باتیں سیاست میں بھی ناجائز ہونی چاہئیں۔ غضب تو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مذہبی لوگ بھی افتراء تراشی کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس کے برخلاف ہم کوئی سچی بات بھی لکھیں تو اس کو دلآزاری کا رنگ دے کر ہمارے خلاف اشتعال انگیزی کی جاتی ہے۔

نہایت ضروری اعلان

امتحان ۲۱ر جولائی ۱۹۵۷ء کو ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ "خلافت حقہ اسلامیہ" اور رسالہ "اسلامی نظام کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کا امتحان مورخہ ۲۱ر جولائی ۱۹۵۷ء بروز اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تمام جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اس بات کا انتظام فرمائیں کہ پوری باقاعدگی سے امتحان ہو سکے۔ نیز جلد اطلاع فرمائیں کہ امتحان کے پرچہ جات کس تعداد میں اور کس پتہ پر بھیجے جائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

یومِ خلافت کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

مورخہ ۲۷ر مئی کو ۴ بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ کے ہال میں جلسۂ یوم خلافت زیر صدارت محترمہ سیدہ نصیرہ صاحبہ قائمقام جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ باوجود شدت کی گرمی کے مستورات جوق در جوق جلسہ میں تشریف لائیں اور ساڑھے سات بجے شام تک کمال اطمینان اور سکون سے تقاریر سنتی رہیں۔ صاحبزادی امۃ الرفیق صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ پھر لجنہ کا عہد دہرایا گیا۔ بعد ازاں امۃ اللہ خورشید صاحبہ نعیمہ نزہت صاحبہ اور فہمیدہ صاحبہ صفیہ ڈانجھا، امۃ الباری، بشریٰ صوفیہ اور بشریٰ بشیر نے تقاریر کیں اور مضامین پڑھے۔ اور خلافت کی برکات واضح کیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے نصائح فرمائیں۔ جلسہ بعد دعا برخاست ہوا۔

(مسعودہ بیگم نائب صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

درخواستِ دُعا عزیزم حمید اللہ خان ایل ایل بی (فائینل) کا امتحان دے رہا ہے اور بھی کئی احمدی دوست ایل ایل بی کے مختلف امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ظہور احمد باجوہ

کیا آپ اپنا سال رواں کا وعدہ تحریک جدید سو فیصدی پورا کر چکے؟ اگر نہیں تو ۱۰ر جون سے قبل ادا کرنے کی کوشش فرمائیں

وکیل المال

214

خطبہ جمعہ

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ترجمۂ قرآن کریم کا کام جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

قرآن کریم معارف کا ایک بڑا بھاری خزانہ ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

(یہ خطبہ صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

عمر اور بیماری کے ساتھ

انسان کی کیفیتیں

بدلتی چلی جاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے ۲۲ء میں میں نے سارے رمضان میں درس دیا تھا۔ اگست کا مہینہ تھا اور گرمی بڑی سخت تھی۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ میں ساری رات درس کے نوٹ لکھا کرتا تھا۔ اور صبح روزہ رکھ کر درس دیتا تھا۔ دوپہر کے بعد جب میں باہر نکلتا۔ تو گرمی کی شدت کی وجہ سے حکیم محمد عمر صاحب جو اب بہت بڈھے ہو گئے ہیں۔ مسجد کے کنوئیں سے پانی بھر لاتے اور میرے سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد میں پھر واپس جا کر درس دینا شروع کر دیتا ظہر آ جاتی عصر آ جاتی پھر شام آ جاتی میں درس دیتا چلا جاتا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ درس دیتے دیتے روزہ کھل جاتا۔ غرض کوئی بارہ تیرہ گھنٹے ہم درس دیتے تھے۔ تفسیر کبیر کی جو جلد پہلے چھپی تھی۔ وہ اس درس کے نوٹوں کی وجہ سے ہے۔ لیکن اب بیماری کی وجہ سے جسم میں وہ برداشت نہیں رہی۔ پھر عمر کا تقاضا بھی ہے۔

قرآن کریم کا اردو ترجمہ

جو ابھی جاری ہے۔ اور جس کی نظر ثانی ہو چکی تھی۔ اس پر دوبارہ نظر ثالث ہو رہی ہے۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ مولوی محمد یعقوب صاحب جنہیں میں ترجمہ ڈکٹیٹ کرتا ہوں۔ اور مولوی نور الحق صاحب مجھ سے نظر ثالث کے بعد نظر رابع بھی کروائیں گے۔ اور نظر رابع کے بعد کہیں گے نظر خامس کر دیجئے۔ پھر نظر خامس ہو جائے گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دن قریب آ جائیں گے۔ تو کہیں گے نظر سادس بھی کر دیجئے۔ اس کے بعد نظر سابع ہو گی۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اس طرح اگلا سال بھی کہیں گزر نہ جائے کیونکہ

نظر ثانی کے وقت

ہم ایک ایک دن میں دو دو سپارے کر لیتے تھے۔ لیکن اب دو دو دن میں ایک سپارہ ختم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح نظریں بڑھتی گئیں تو بڑی مشکل ہو جائیگی میں نے انہیں کہا ہے اور تاکید کی ہے کہ وہ کام جلدی ختم کرنے دیں ۳۴ء میں میں نے کسی قدر ترجمہ کر لیا تھا۔ پھر جابہ اور مری میں پچھلے سال باقی ترجمہ ختم کیا اور اس سال رمضان میں اس کی نظر ثانی شروع کی تھی۔ جو یہیں ختم کر لی تھی ان دنوں بعض دفعہ دو دو سپارے ایک دن میں ہو جاتے تھے اگر نظر ثالث بھی اسی اختصار سے ہوتی تو سات دنوں میں چودہ سپارے ختم ہو جانے چاہئیں تھے۔ لیکن ہوئے صرف تین چار سپارے ہیں۔ گو مولوی محمد یعقوب صاحب اور مولوی نور الحق صاحب نے مجھے تسلی دلائی تھی۔ کہ شروع کے پارے نظر ثانی کے وقت بھی مشکل سے ہوتے تھے بعد کے سپارے جلدی ہو گئے تھے۔

اور یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ جب تک پیالہ ہونٹوں کو نہ لگ جائے اور پانی پی نہ لیا جائے۔ انسان کو تسلی نہیں ہوتی۔

مجھے بھی تسلّی نہیں ہوتی

ہاں اگر اگلے سپارے عملاً جلدی ہو جائیں تو دیکھیں گے۔ فی الحال تو یہ صرف وعدہ ہی وعدہ ہے۔ بہرحال ہماری یہ کوشش ہے کہ ستمبر یا اکتوبر میں سارا قرآن کریم چھپ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ بیچ میں آرام کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ کیونکہ لمبا کام کرنا پڑتا ہے جن دنوں میں ہم نظر ثانی کر رہے تھے۔ ان دنوں بعض اوقات ہمیں ۸-۸-۹-۹ گھنٹے متواتر کام کرنا پڑا۔ اور ان دنوں دو دو سپارے بھی ہو جاتے تھے۔ لیکن عام دنوں میں ایک ایک سپارہ یا ڈیڑھ ڈیڑھ سپارہ ہی ہوتا تھا۔ اور ان دنوں میں بھی ہم چار چار گھنٹے روز کام کرتے تھے۔ اب بھی تین تین گھنٹے روزانہ کام ہو رہا ہے۔

بیماری لمبی ہو جانے کی وجہ سے

قدرتاً کوفت زیادہ ہوتی ہے پہلے اتنی کوفت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ مگر اب شدید بیماری کو دو سال کے قریب عرصہ ہو چکا ہے۔ اور چونکہ بیماری زیادہ عرصہ جسم پر طاری رہی ہے۔ اسلئے جلد ہی کوفت کی وجہ سے جسم گر جاتا ہے۔ بہرحال ہمارا

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی) ۲۳ پ

ارادہ یہ ہے۔ کہ چاہے کوفت ہی ہو۔ کام ختم ہو جائے۔ اب بھی بعض اوقات کام کرتے کرتے بیماری کی وجہ سے مدہوش ہو جاتا ہوں۔ اور بعض دفعہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں نیچے گر جاؤں گا۔ سامنے سے مولوی محمد یعقوب صاحب کہہ دیتے ہیں کہ حضور کام بہت زیادہ ہو گیا ہے اب بس کر دیں۔ مگر میں اس بے ہوشی میں بھی کہتا ہوں کہ

کام کرتے چلے جاؤ

چاہے رات کے بارہ بج جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی۔ گو ہم کام کریں گے باقی چھاپنے والوں کی بات ہے۔ یہ لوگ بھی وقت پر چھاپ دیں۔ اگر انہوں نے اس ترجمہ کو وقت پر نہ چھاپا۔ تو خدا تعالیٰ کے سامنے وہ ذمہ دار ہوں گے ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ ہم تو انشاء اللہ واپس جاتے ہی کام میں تیزی پیدا کر دیں گے۔ اور اگلے ہفتہ سے زیادہ سے زیادہ کام انہیں بھیجنا شروع کر دیں گے۔ باقی چھاپنا ان کا کام ہے اگر یہ لوگ اس ترجمہ کو وقت پر شائع کر دیں۔ تو امید ہے۔ ستمبر اکتوبر میں کام ختم ہو جائے گا۔ شمس صاحب نے بھی جو جلد قرآن کریم کے حجم کا اندازہ بتانے کیلئے مجھے دکھائی ہے وہ مجھے بہت بوجھل نظر آئی ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کے پاس ایسا کاغذ نہیں۔ اور ہلکا کاغذ [illegible] سے ملتا ہے۔ اور گورنمنٹ اسے امپورٹ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اسلئے میں نے

لکھا ہے چاہے جلد بوجھل ہی ہے لیکن

اس سال ترجمہ چھپ جائے

تا لوگ اس سے فائدہ اٹھانا شروع کردیں ورنہ دل میں یہ بوجھ رہتا ہے کہ ابھی کام ختم نہیں ہوا۔ خدا کی قدرت ہے کہ پہلے سیپارے ترجمہ کے لحاظ سے بڑے مشکل ہیں۔ اور یہی میں نے پیر منظور محمد صاحب مرحوم کے کہنے پر ۱۹۳۸ء میں کر لئے تھے۔ انہوں نے جب قاعدہ یسرنا القرآن مجھے ہبہ کیا اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ اگر میں اردو میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کردوں تو وہ ۱۰ سے یسرنا القرآن کی طرز پر شائع کردیں گے۔ چنانچہ میں نے اس وقت کام کرنا شروع کردیا۔ اور سات آٹھ سیپارے مکمل کرلئے۔ اس کے بعد یہ کام رک گیا۔ پچھلے سال جابہ اور مری میں میں نے اس کام کو ختم کیا۔ لیکن دس بارہ ماہ تک اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی۔ گزشتہ رمضان میں اس پر نظر ثانی ہوئی اور

اب نظر ثالث ہو رہی ہے

اگر یہ ترجمہ چھپ جائے۔ تو جس قسم کا یہ ترجمہ ہے۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے گو جتنے ترجمے اس وقت تک ہو چکے ہیں ان سب سے یہ زیادہ مکمل ہے۔ مگر پورا پتہ اسی وقت لگے گا۔ جب تھوڑی عربی جاننے والے اسے دیکھیں گے۔ جن کے دلوں میں شبہ بھی پیدا ہو اور وہ دیکھیں کہ ان کا وہ شبہ اس ترجمہ سے دور ہو گیا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کو عربی بالکل ہی نہ آتی ہو۔ تو اُسے یہ ترجمہ سمجھ نہیں آئے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں تو شبہ پیدا ہوگا ہی نہیں۔ اور اگر عربی زیادہ آتی ہو۔ تو پھر بھی اسکو شبہ نہیں ہوگا کیونکہ اسے کوئی شبہ ہوگا۔ تو وہ خود تحقیقات کرکے اس کو دور کرے گا۔ غرض صرف

درمیانی درجہ کا علم رکھنے والا

ہی اس ترجمہ پر جرح کر سکتا ہے۔ نہ میں کر سکتا ہوں۔ اور نہ کوئی اور عالم کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہم جو جرح کریں گے۔ وہ ہمارے نزدیک پہلے ہی حل ہے۔ اگر ترجمہ میں کوئی مشکل پیدا ہو گی۔ تو ہمارا عربی کا علم اسے حل کردے گا۔ اسلئے ہم کوئی واسطے قائم نہیں کر سکتے۔ واسطے وہی قائم کرے گا۔ جس کو کچھ عربی بھی آتی ہو اور وہ دیکھے کہ جو کچھ عربی میں لکھا گیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ یا نہیں۔ اور

پھر وہ کوئی بڑا عالم بھی نہ ہو کہ اس کا دماغ خود ہی مشکل حل کرلے مگر بہرحال یہ ترجمہ وقت پر چھپ جائے۔ تو لوگوں کے مختلف گروہ اس پر غور کریں گے اور وہ غور کرکے بیسیوں اعتراضات کریں گے اور پھر جب ہم کو موقع ملے گا۔ تو اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردیں گے کیونکہ قرآن شریف

علم کا ایک بڑا بھاری خزانہ ہے

اور اس کے اوپر حاوی ہونا کسی انسان کا کام نہیں۔ کہتے ہیں کوئی سائیس تھا ایک دفعہ اس کے مالک نے جو کوئی نواب زادہ تھا۔ اس سے کہا تم یوں کرو۔ تو وہ کہنے لگا۔ سائیسی علم کا ایک دریا ہے۔ تمہیں اس کا علم کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ تو اگر سائیسی کا علم دریا ہے۔ تو قرآن کریم کا علم تو سمندر سے بھی کئی ہزار گنا زیادہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ قرآن کریم میں جو مضامین بیان ہوئے ہیں۔ اگر سات سمندر سیاہی بن جائیں اور سات سمندر اور ان میں ڈال دئے جائیں۔ تب بھی وہ مضامین ختم نہیں ہوں گے۔ اور پھر ان کو کوئی انسان ترجمہ کے اندر کیسے لا سکتا ہے۔ وہ تو اپنی طرف سے یہی کرے گا۔ کہ

ایک ناقص چیز

پیش کردے۔ لوگ اس پر اعتراض کرتے جائیں اور اصلاح ہوتی جائے۔ کیونکہ قیامت تک لوگوں کو نئے نئے معانی سوجھیں گے اور وہ اس کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح زمانہ گزرتا چلا جائے گا۔ لیکن سینکڑوں لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں سال میں بھی

قرآن کریم کے معارف ختم نہیں ہوں گے

اس لئے یہ بات تو سرے سے ہی غلط ہے کہ میں کوئی کامل ترجمہ قرآن کریم کا کروں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کامل وہی ہے۔ جو عربی زبان میں خدا تعالیٰ نے اتارا ہے۔ میں جو ترجمہ کروں گا وہ بہرحال ناقص ہی ہوگا۔ اور مجھ سے پہلوں نے جو کچھ کیا ہے وہ بھی ناقص ہے۔ مجھے ان کے تراجم میں نقائص نظر آتے ہیں۔ اور ہزار سال بعد آنے والوں کو میرے ترجمہ میں نقص نظر آئیں گے۔ قرآن کریم کے مقابلہ میں جو کچھ بھی ہوگا وہ ناقص ہی ہوگا۔ یہ کوئی مسیح کے پرندے تھوڑے ہی ہیں۔

جو "رل مل" جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ مولویوں کا خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ میں نے ایک مولوی سے پوچھا کہ آپ کا خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ یہ جو پرندے ہوا میں اڑ رہے ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے پرندے کونسے ہیں۔ اور

مسیح علیہ السلام کے بنائے ہوئے پرندے

کونسے ہیں۔ مولوی صاحب پنجابی تھے وہ کہنے لگے مرزا صاحب میں تہانوں کی دساں اوہ تے ہن رل مل گئے ہن۔ یعنی میں آپ کو کیا بتاؤں وہ تو اب مل جل گئے ہیں۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کے پرندے تو "رل مل" جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کلام "رل مل" نہیں سکتا وہ بہرحال اس بات کا ہر وقت متقاضی رہے گا کہ اس میں سے نئے نئے مضامین نکالے جائیں۔

پس ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ

ترجمہ کا کام جلد ختم ہو جائے

چھاپنے والے چھاپنے کی کوشش کریں گے اور خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ ترجمہ ستمبر یا اکتوبر میں چھپ جائے گا۔ چھاپنے والوں کے پیسے تو خرچ نہیں ہوں گے۔ اور نہ

انہیں محنت کرنی پڑتی ہے۔ ترجمہ بھی ہم کریں گے۔ اور پیسے بھی ہم دیں گے۔ لیکن انہیں مفت میں ثواب مل جائے گا ہزاروں آدمی اسے پڑھیں گے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اتنا آسان ثواب کسے مل سکتا ہے۔ اگر اس کی بھی کوئی ناقدری کرے۔ تو وہ بہت بڑا بدقسمت ہے۔ چاہیئے کہ کیا کاتب اور کیا چھاپنے والے اور کیا منتظم اور پھر کیا وہ لوگ جن کو میں ترجمہ ڈکٹیٹ کرواتا ہوں۔ وہ رات دن ایک کرکے اس کام کو ایک دفعہ پورا کردیں۔ تا لوگ اس سے فائدہ اٹھانا شروع کردیں اور ان کے لئے

ثواب کا ایک رستہ کھل جائے

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اگر ترجمہ چھپ جانے سے پہلے کوئی ہم میں سے مر گیا۔ تو وہ ثواب سے محروم ہو جائے گا اگر ترجمہ مکمل ہو جائے اور وہ چھپے نہیں تو چھاپنے والا ثواب سے محروم ہو جائیگا اور اگر وہ چھپ جائے، اور لوگ اسے پڑھیں، اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تو قیامت تک ہم لوگوں کے لئے یعنی ترجمہ کرنے والے کے لئے ترجمہ لکھنے والوں کے لئے چھاپنے اور چھپوانے والوں کے لئے ثواب جاری رہے گا تھوڑی سی اور چند ماہ کی محنت کا سوال ہے اس کے بعد قیامت تک ثواب کا رستہ کھلا رہے گا پس کوشش کرو جائیے کہ ثواب کا وہ رستہ ضائع نہ ہو۔

—— بقیہ صفحہ اوّل ——

(۷) انجیل کی تعلیم پر مشتمل چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جائیں اور انہیں وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے

ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے اپنے ایک پریس بیان میں عیسائی پادریوں کی اس کانفرنس (Anglican Synod) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا یہ جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی جدوجہد کا ردّ عمل ہے۔ آپ نے اپنے بیان میں مزید فرمایا:

پادری صاحبان نے عیسائیت کی ناکامی کی جو وجوہ بیان کی ہیں ان میں اصل حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ اس ناقابل عمل ضابطۂ حیات سے تنگ آچکے ہیں جو عیسائیت ان کے سامنے پیش کرتی ہے۔ وہ ایک ایسے ضابطۂ حیات کے متلاشی ہیں کہ جو قابل عمل ہو اور جس کی مدد سے ان کی مشکلات

حل ہو سکیں۔ ظاہر ہے اس لحاظ سے صرف اور صرف اسلام ہی ان کی اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے

مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے مزید فرمایا۔ ہم اپنی جدوجہد کو اور زیادہ تیز تر کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ہی اس عظیم ملک کو اسلام کی آغوش میں آتے دیکھ لیں۔ یعنی ملک کی تمام آبادی حلقہ بگوش اسلام ہو جائے۔ ہمارا حی و قیوم خدا جس پر ایک دن کے لئے بھی کبھی موت نہیں آئی۔ اس کام میں ہماری مدد کرے گا۔ اس کی مدد اور اس کی نصرت پر انحصار رکھتے ہوئے ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ ہم اپنے اس مقصد میں ضرور کامیاب ہونگے انشاءاللہ

اہل ربوہ کی طرف سے اہل پیغام کے خطاب کا جواب

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

(۳)

غیر مبایعین کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دعوت مباہلہ

ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مبایعین کے نزدیک الزام لگانے والے کا شرعی ثبوت پیش کرنے کی بجائے مباہلہ کی دعوت دے دینا ازرو نے قرآن مجید درست ہے۔ ہمارے نزدیک الزام لگانے والے کا دعوت مباہلہ دینا شرعی طور پر سراسر باطل ہے اسلئے ظاہر ہے کہ ہم اپنے عقیدہ کے مطابق گندے الزام لگا کر مباہلہ کی دعوت دینے کی آڑ لینے والوں سے مباہلہ نہیں کر سکتے۔ اور ہم اسلامی شریعت اور قرآنی قانون کی توہین کرنے میں حصہ دار نہیں بن سکتے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور ہم نے سینکڑوں مرتبہ اس عقیدہ کا اعلان کیا ہے۔ اس عقیدہ کے خلاف ہمیں جھوٹے الزام لگانے والوں کی دعوت مباہلہ کو قبول کرنے کی ترغیب دینا اگر مغالطہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اس صراحت کے بعد میں غیر مبایعین پر اس اتمام حجت کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں جو ۱۹۲۹ء میں ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں پر فرمائی تھی۔ دو فعہ یوں ہوا کہ مستریوں نے گندے الزامات لگائے تو میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان الزامات کی تردید میں لکھنے کی اجازت طلب کی۔ جس پر حضور نے خود اپنے قلم سے مجھے مخاطب کرتے ہوئے ذیل کی تحریر برائے اشاعت دی:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

مکرمی السلام علیکم
بے شک اس کام کو شروع کریں اللہ تعالے آپ کا مددگار اور ناصر ہو۔ میں تو خود ان امور کا جواب دینا شرعاً اور بعض رؤیا کی بناء پر جائز نہیں سمجھتا۔ لیکن ایک ادنیٰ تدبر سے انسان ان لوگوں کے مفتریانہ بیانات کی حقیقت کو پا سکتا ہے میرا جواب تو میرا رب ہے۔ میں اسی کو اپنا گواہ بناتا ہوں۔ وہ سب کھلی اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور اسی کا فیصلہ درست اور راست ہے۔ وہ اس امر پر گواہ ہے کہ اخبار مباہلہ والوں نے سر تا پا جھوٹ بلکہ افتراء سے کام لیا ہے۔ اور انشاء اللہ گواہ رہے گا۔ میں اسی کے فضل کا امیدوار اور اس کی نصرت کا طالب ہوں۔ ربّ انی مغلوب فانتصر۔ میں ان لوگوں کے بیانات پر جو اخبار میں شائع ہوئے ہیں سوائے اس کے کیا کہوں کہ انہیں خدا تعالے کی لعنت سے ڈرنا چاہیئے کہ سر تا پا کذب و بہتان سے کام لے رہے ہیں۔ اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اگر میرا رب مجھ سے کام لینا چاہتا ہے۔ تو وہ خود میرا محافظ ہوگا۔ اور اگر وہی مجھ سے کام نہیں لینا چاہتا تو لوگوں کی تعریفیں میرا کچھ نہیں بنا سکتیں باقی رہیں ہدایات سو میرے نزدیک ہر ایک عقلمند انسان جو شریعت کے امور سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو ان لوگوں کے غلط طریق سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ ہاں ایک سوال ہے۔ جس کا شاید آپ جواب نہ دے سکیں اور وہ یہ ہے کہ بعض نادان اور شکوک و شبہات میں پڑے ہوئے لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ مباہلہ نہ کرنا . . . .

. . . اس سبب سے نہیں کہ میں مباہلہ کو جائز نہیں سمجھتا بلکہ اس سبب سے ہے کہ میں مباہلہ کرنا نہیں چاہتا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو مباہلہ بھی ہر شخص سے نہیں ہو سکتا اس کے لئے بھی شرائط ہیں۔ مگر اس قسم کے امور کے لئے کہ جن کے متعلق حدود مقرر ہیں اور گواہی کے خاص طریق مذکور ہیں . . . .

. . . . . مباہلہ چھوڑ کر قسم بھی جائز نہیں اور ہرگز درست نہیں کہ کسی شخص (الزام دہندہ) کو ایسے امور میں مباہلہ کے مطالبہ کی اجازت دی جائے یا مطالبہ پر مباہلہ کو منظور کر لیا جائے۔ مجھے یہ کامل یقین ہے اور ایسا اور ایک دو کی طرح یقین ہے کہ ایسے امور کے متعلق مباہلہ کا مطالبہ کرنا یا ایسے مطالبہ کو منظور کرنا . . . .

. . . . ہرگز درست نہیں بلکہ شریعت کی ہتک ہے۔ اور میں ہر مذہبی جماعت کے لیڈروں یا معتقد اصحاب سے جو اس امر کا انکار کریں۔ مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب یا ان کے ساتھی جو دو مباہلہ کی اشاعت میں یا اس قسم کے اشتہارات کی اشاعت میں خاص حصہ لے رہے ہیں۔ مجھ سے متفق نہیں بلکہ ایسے امور میں مباہلہ کے مطالبہ کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور ان کا یہ یقین ہے کہ جو شخص ایسے مطالبہ کو منظور نہیں کرتا۔ وہ گویا اپنے جرم کا ثبوت دیتا ہے۔ تو ان کو چاہیئے کہ اس امر پر مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ پھر اللہ تعالے حق و باطل میں خود فیصلہ کر دے گا۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
$15\frac{6}{29}$

(مندرجہ رسالہ جوابہ مباہلہ نیز الفضل ۲ر مئی ۱۹۳۰ء)

اس صاف اور واضح بیان کے بعد غیر مبایعین کا ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک اس دعوت کو قبول نہ کرنا بتلاتا ہے کہ دل میں وہ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ الزام لگانے والے کو ازروئے شریعت مباہلے کی دعوت دینے کا حق نہیں ہے۔ اگر آج ڈاکٹر غلام محمد صاحب یا ان کے ساتھی یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے الزام لگانے والے کو مباہلہ کی دعوت دینے کا حق ہے۔ تو وہ آئیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ۱۹۲۹ء کی دعوت آج بھی قائم ہے اور جماعت احمدیہ اس قرآنی مسئلے کی سچائی اور اپنے عقیدہ کی صحت پر غیر مبایعین سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور آج تک ان کی ساری جماعت اس دعوتِ مباہلہ کو قبول نہیں کر سکی۔ اسی طرح ڈاکٹر غلام محمد صاحب اور ان کے ساتھی بھی کبھی اس میدان میں نہیں آئیں گے۔

بہتان باندھنے والوں کا بُرا انجام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مذکورہ بالا فیصلہ کن تحریر ایک ایماندار انسان کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔ سب غیر مبایعین جانتے ہیں کہ اخبار "مباہلہ" والے مستری صاحبان جنہوں نے یہ الزامات لگانے میں پہل کی تھی۔ حضور کے اس اعلان کے بعد ان کا کیا انجام ہوا تھا؟ خود اخبار پیغام صلح نے لکھا تھا:۔

"مباہلہ والے مستری احمدیت کو چھوڑ کر احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں"

(اخبار پیغام صلح ۱۳ر اگست ۱۹۴۲ء)

پھر روزنامہ احسان لاہور اعلان کرتا ہے:۔

"آل انڈیا مجلس احرار ہند کی ورکنگ کمیٹی نے مولوی عبدالکریم مباہلہ سابق جنرل سیکرٹری مجلس احرار ہند شعبہ تبلیغ کو ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کی بناء پر جو انہوں نے مجلس کے قادیان مشن کے خلاف اختیار کر رکھی ہیں۔ پانچ سال کے لئے تمام عہدوں اور ابتدائی ممبری سے خارج کر دیا ہے"

(اخبار احسان لاہور ۲۲ر اگست ۱۹۴۲ء)

گویا یہ الزام لگانے والے دینی اور دنیوی طور پر عذاب الٰہی کے مورد بن گئے۔ اللہ تعالے نے سچ فرمایا ہے۔ ومن یلعن اللّٰہ فلن تجد لہ نصیراً۔

(باقی صفحہ پر)

زمیندار احباب کی توجہ کے لئے

آجکل فصل ربیع اٹھائی جا رہی ہے اس لئے تمام زمیندار احباب سے التماس ہے کہ چندہ جات کی ادائیگی کا بھی خاص خیال رکھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں وھو الذی انشا جنٰت معروشٰت و غیر معروشٰت والنخل والزرع مختلفا اکلہ والزیتون والرمان متشابھا و غیر متشابہ کلوا من ثمرہٖ اذا اثمر واٰتوا حقہ یوم حصادہٖ ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین (سورہ انعام ع ۱۷)

اور وہی ذات ہے جس نے باغات پیدا کئے (ایسی بوٹیوں کے) جو چھت پر چڑھائی جاتی ہیں اور جو چھت پر نہیں چڑھائی جاتیں اور کھجور اور کھیتی مختلف ہے پھل اس کا۔ اور زیتون اور انار آپس میں ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے۔ تم اس کا پھل کھاؤ جب وہ پھل دے اور اس کا حق ادا کیا کرو **اس کے کاٹنے کے دن** ۔ اور اسراف (زیادتی) نہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ جب لوگوں پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو ان میں سے بعض یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی دخل نہیں بلکہ جو کچھ انہیں ملا ہے وہ ان کی اپنی محنت کوشش یا خاندانی جائداد یا اثر و رسوخ کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فصلیں اپنے بندوں کی خاطر میں ہی اگاتا ہوں۔ بے شک ان میں سے کھاؤ اور خوب کھاؤ اور اس میں اللہ کی راہ میں بھی ضرور دو۔ لیکن کسی معاملہ میں تو فضول خرچی کرو اور نہ ہی رزق کی زیادتی تمہیں سرکشی اور گناہ پر ابھار سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جتنا زیادہ دے چاہیئے کہ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کے محتاج بندوں کی خدمت کی جائے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے دیا جائے۔

ان دنوں زمیندارہ جماعتوں کے عہدہ داروں کے لئے بھی خاص طور پر ثواب کمانے کا موقع ہوتا ہے وہ ان دنوں اپنی محنت اور کوشش سے سلسلہ کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مال جمع کر کے ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے بھائیوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر آمادہ کر کے ان کے لئے بھی خیر و برکت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

پس میں تمام زمیندار احباب کو خواہ وہ عہدہ دار ہوں یا نہ ہوں متنبہ کرتا ہوں کہ یہ ثواب کمانے کے دن ہیں۔ ان دنوں اپنے اپنے فرض کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز سستی غفلت یا لاپرواہی کو نزدیک نہ پھٹکنے دیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مردانہ وار قدم آگے بڑھائیں کہ

ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ ان اللہ لغنیٌ عن العلمین (سورہ عنکبوت رکوع ۱)

جو شخص بھی جہاد کرے گا۔ یعنی اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دے گا تو اس کا فائدہ یقیناً اس کی ذات کو ہی پہنچے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے غنی ہے یعنی وہ کسی کی کسی قسم کی خدمت کا بھی محتاج نہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

اعلان دار القضاء

بسلسلہ اپیل شیخ محبوب الٰہی صاحب لاہور بنام مستری محمد احمد صاحب ربوہ چونکہ شیخ محبوب الٰہی صاحب لاہور کو اطلاع معمولی طریق سے نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۴ر اگست ۱۹۵۷ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں تشریف لا کر پیروی کریں۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

ملک ظہور الحق صاحب جو کتا مل راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

ماہ جون کا دوسرا عشرہ اور تحریک جدید

متعدد جماعتوں کے عہدہ داران نے زبانی اور تحریری فرمایا ہے کہ گذشتہ ماہ اپریل میں ہم تحریک جدید کے چندہ کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دے سکے۔ کیونکہ ہمارے ذہن میں تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ اس ماہ میں پورا کرنا ضروری ہے لہذا اسی پر زور دیا جاتا رہا ہے اور اب ماہ مئی۔ جون میں تحریک جدید کا چندہ پورے زور سے وصول کرنے کی کوشش ہو گی۔ چنانچہ کئی سیکرٹری تحریک جدید و خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایسی اطلاعات آئی ہیں کہ ہم اپنے وعدے جون کے آخر تک اسی فی صدی تک ادا کر سکیں گے۔

جن جماعتوں کی طرف سے ایسی اطلاع ملی ہے کہ جون کے آخر تک ادا کریں گے انہیں اسی پر عمل کرنا چاہئیے۔ لیکن وکیل المال تحریک جدید کا دفتر اپنے اعلان کے مطابق ۱۰ جون تک جس قدر جماعتوں کے مجموعی چندے ستر سے سو فی صدی تک مرکز میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے کارکنان کے نام بوجہ اچھا کام کرنے کے اخبار میں شائع کرا دے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت جون کے دوسرے عشرہ میں کی جائے گی۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری عبد المومن خانصاحب (دار الرحمت ربوہ) گذشتہ دس دن سے بعارضہ بخار اور شدید کھانسی بیمار رہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینجر الفضل)

(۲) خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب ان کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں مشکور ہوں گا۔ پیر بخش۔ کوٹ رحیم شیخوپورہ

(۳) میرے والد محترم ملک سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سبز پال عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق والد صاحب کو مشن ہسپتال سیالکوٹ میں داخل کروایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ ملک عنایت اللہ سبز پال ضلع سیالکوٹ

(۴) میں دو ماہ سے بیمار ہوں اب تکلیف زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد حیات بیداد پور۔ ضلع شیخوپورہ

(۵) عزیزم رفعت منیر احمد متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹانگ میں ایک زخم ہو گیا تھا جس میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے اس زخم نے پھوڑے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ نیز ان کو ایک عرصہ سے گلے میں ٹانسی لائٹس کی شکایت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین (عزیز احمد)

(۶) بندہ نے امسال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ عطاء اللہ خان دار الرحمت وسطی ربوہ

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ محترمہ جو کہ صحابیہ نہایت دیندار اور بزرگ خاتون تھیں مورخہ ۲۰/۵/۵۷ بروز منگل حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئی ہیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری نذیر احمد
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۰ ۱۱-L ڈاکخانہ ۳۱ ۱۱-L تحصیل و ضلع منٹگمری

اہل ربوہ کی طرف سے اہل پیغام کے خطاب کا جواب

(بقیہ صفحہ پانچ (۵))

ستریوں کے بعد شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے انہی کے نام سے ان الزامات کو دہرایا اور اپنے علم کے گھمنڈ پر اشاعت فاحشہ کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن وہ بھی ان عقائد سے برگشتہ ہو گئے جنہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے ہوئے صحیح عقائد مانتے تھے شیخ مصری صاحب نے جماعت احمدیہ سے علیحدگی کے بعد اپنے اشتہار "جماعت کو خطاب" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرتے ہوئے شائع کیا تھا۔

"دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو۔ بجز اس جماعت کے جس نے آپ کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے۔" (اشتہار جماعت کو خطاب صـ۲ مطبوعہ ۱۹۳۷ء)

مگر دنیا جانتی ہے کہ شیخ مصری صاحب کو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد سے کیا نسبت ہے۔ اگر کوئی خدا ترس دل رکھتا ہے تو ذرا سوچے کہ یہ کیا بات ہے کہ یہ لوگ الزام لگا کر حقیقی اسلام یعنی احمدیت سے انحراف کی راہ کیوں اختیار کر لیتے ہیں کیا یہ ان کے الزامات کے جھوٹا ہونے کی خود واضح دلیل نہیں ہے؟

ابھی ڈاکٹر صاحب موجودہ منافقین کو "گھر کا بھیدی" کہہ کر خوش ہو رہے ہیں مگر ان کے عقائد ان کے اعمال اور ان کے گفتار و کردار پر نگاہ کر کے ذرا بتائیں کہ کیا یہی اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد ہیں؟ صحیح عقائد سے برگشتہ ہو جانا خود ایک سزا ہے۔ اعمال صالحہ سے محروم رہ جانا خود ایک لعنت ہے۔ اور اگر کوئی شخص سوچنے والا دل رکھتا ہے تو اس کے لئے اس میں بہت بڑا نشان ہے۔

اور تقویٰ شعار انسانوں کا قولی اور عملی جواب یہ ہے کہ جس دعوت مباہلہ کو قبول کرنا ہم شرعاً ناجائز سمجھتے ہیں اس کی قبولیت کا ہم مطالبہ نہیں کر سکتے ہیں۔

اور جو دعوت مباہلہ جائز اور روا ہے اس کے لئے سطور بالا میں چیلنج ذکر کر دیا گیا ہے باقی رہا "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جانا" سو جماعت کو تو اس بارے میں کوئی شبہ نہیں اور جماعت کو چند بے عمل انسانوں کی جھوٹی باتوں سے شبہ پیدا بھی کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم تو خیر خلافت ثانیہ کے دامن سے وابستہ انسان ہیں۔ خود غیر مبایعین ابتدائے سلسلہ سے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پاکیزہ زندگی پر گواہی دیتے آئے ہیں۔

۱۹۰۷ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود کو صداقت احمدیت پر ایک دلیل قرار دیا تھا۔ چنانچہ جناب مولوی صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس رسالہ (تشحیذ الاذہان) کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادہ ہیں اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے .... میں نے اس مضمون کو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ خصوصاً اس وجہ سے نہیں ٹھہرایا کہ ان دلائل کو کوئی مخالف توڑ نہیں سکتا۔ یہ دلائل پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہو چکے ہیں مگر اس دلیل میں سے جو دلیل میں سلسلہ کی صداقت پر گواہ کے طور پر اس وقت مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اس مضمون کا آخری حصہ ہے جس کو میں نے صاحبزادہ کے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے۔ اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ۱۸ انیس۱۹ سال کی ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلےٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے ایک خارق عادت ہے .... اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا؟ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا کہ گندہ ہوتا نہ کہ پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اگر ایک انسان افتراء کرتا ہے تو اگرچہ وہ باہر کے لوگوں سے افتراء کو چھپا بھی لے مگر اپنے ہی بچوں سے جو ہر وقت اس کے سامنے رہتے ہیں چھپا نہیں سکتا۔ وہ اس کی ہر ایک حرکت اور سکون کو دیکھتے ہیں ہر ایک گفتگو کو سنتے ہیں۔ ہر موقعہ پر اس کے خیالات کو ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں پس اگر افتراء ہو تو ضرور ہے کہ وہ افتراء کسی نہ کسی وقت اس کے اپنے بچوں اور بیوی پر ظاہر ہو جائے۔ اے بدقسمت لوگو! غور کرو کہ یہ مفتری کی اولاد جو اس کے افتراء کے زمانے میں پیدا ہو اور افتراء کے زمانے میں پرورش پائے ایسی ہوا کرتی ہے؟ کیا تمہارے دل انسانی دل نہیں جو ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے اور ان خیالات کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیوں تمہاری سمجھیں الٹی ہو گئی ہیں۔ غور کرو کہ جس کی تعلیم و تربیت کا یہ (حضرت محمود۔ ناقل) پھل ہے وہ کاذب ہو سکتا ہے؟ اگر وہ کاذب ہے تو پھر دنیا میں صادق کا کیا نشان ہے؟"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء صـ۱۱۶ تا ۱۱۷)

ڈاکٹر غلام محمد صاحب آج اپنے امیر مرحوم کی شہادت پر غور کریں اور بتائیں کہ کیا ان کے دل انسانی دل نہیں جو ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے؟ اور سوچیں کہ اگر حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایسے پاک اور بے نظیر روحانی وجود کو وہ گندہ اور ناپاک ٹھہراتے ہیں۔ تو کیا یہ ان کے خود اندر کے گند کی کھلی شہادت ہے؟

ولادت

اللہ تعالےٰ نے میرے بھائی خلیل احمد فونٹین پن ورکشاپ نیلا گنبد لاہور کو مورخہ ۱۵ ۵/۵۷ بروز اتوار تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

قاضی عزیز احمد ابن قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵ ½	۶ ½	۸	۸ ½	۱۰ ¼	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	نوٹ: لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل منیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼							

حضرت امام جماعت احمدیہ کی پاکبازی پر جناب مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے جماعت کے انصاف پسند اور فہیم طبقہ سے درخواست کی ہے۔ سو جماعت احمدیہ کے خدا ترس

مشرق وسطیٰ میں تخریب کاری کے خطرہ کا اعتراف

ہم اپنی آزادی کی حفاظت میں کامیاب ہونگے، انسداد تخریب کمیٹی کا اعلان

کراچی۔ ۳۰ مئی۔ معاہدہ بغداد کی تخریبی کارروائیوں کو روک تھام کی کمیٹی نے کہا ہے۔ معاہدہ کے ممبر ملکوں کو یقین ہے کہ اس علاقہ کے باشندوں کی آزادی و خود مختاری کی حفاظت اور تخریبی کارروائیوں سے بچاؤ کے مشترک مقاصد پورے ہو جائیں گے۔

کمیٹی کے سات روزہ اجلاس کے بعد آج ایک آخری بیان میں کہا گیا ہے کہ کمیٹی معاہدہ کے علاقہ میں تخریبی کارروائیوں کے مسلسل خطرہ کو تسلیم کرتی ہے۔ کمیٹی نے اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے اب تک جو اقدام کئے ہیں ان پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ معاہدہ بغداد کی تخریبی کارروائیوں کے انسداد کی کمیٹی کا چوتھا اجلاس ۲۳ مئی سے ۲۹ مئی تک کراچی میں ہوا۔ اس کی صدارت ایرانی وفد کے سربراہ بریگیڈیئر جنرل حسن نے کی۔ کمیٹی نے منصوبہ بندی کا کام مکمل کر لیا ہے اور اب وہ اس قابل ہو گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ توجہ اور غور سے اپنا کام شروع کر دے۔ کمیٹی کو اب تک جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کے پیش نظر ممبر ملکوں کو یقین ہے کہ وہ معاہدہ کے علاقہ کے عوام کی آزادی و خود مختاری کی حفاظت اور تخریبی کارروائیوں کی روک تھام کے متعلق اپنے مشترکہ مقصد میں کامیاب ہو جائینگے۔

آج صبح کمیٹی کا اجلاس قریباً دو گھنٹے تک منعقد ہوا۔ جس میں اعلان کو آخری شکل دی گئی۔

وزارتی کونسل کا اجلاس

معاہدہ بغداد کی وزارتی سطح کی کونسل کا اجلاس ۳ جون کو کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ اجلاس میں مختلف کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کیا جائے گا۔ اور بین الاقوامی خصوصاً مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کیا جائے گا اس میں چار ممالک پاکستان ترکیہ ایران اور عراق کے وزرائے اعظم برطانوی وزیر خارجہ اور امریکہ کا ایک اعلےٰ اختیارات کا وفد شرکت کرے گا

کونسل کے اجلاس کے ایجنڈے کو آخری شکل دینے کے لئے معاہدہ کی رہبر کمیٹی کا ایک اجلاس ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رہبر کمیٹی میں تمام ممبر ممالک اور امریکہ کا ایک ایک رکن شامل ہے۔ معاہدہ کی اقتصادی [illegible]

کمیٹی اور رابطہ کمیٹی کی رپورٹیں کونسل کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں کونسل کا اجلاس ۵ جون تک جاری رہے گا ایک باخبر ذریعہ کے مطابق کونسل اقتصادی کمیٹی کی اہم رپورٹوں کی قطعی منظوری دے گی یہ رپورٹیں زیادہ تر معاہدہ کے علاقہ کے لئے ترقیات اور مواصلات کے منصوبوں سے متعلق ہیں۔

کونسل کے ایجنڈا میں سب سے پہلی چیز صدر کا انتخاب ہوگا۔ اس امر کا کافی امکان ہے کہ پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر سہروردی اجلاس کے صدر منتخب ہو جائیں گے۔ وفود کے سربراہوں کی کھلی تقریریں معمول کے مطابق پریس کے لئے بھی کھلی ہوں گی۔ اس کے بعد کونسل اپنا خفیہ اجلاس شروع کرے گی۔ امریکہ کو معاہدہ کی فوجی کمیٹی کا مکمل ممبر بننے کی رسمی طور پر دعوت دی جائے گی۔ فوجی کمیٹی کا اجلاس ۱ جون کو ہو رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کونسل کے اجلاس میں دوسرے مسائل کے علاوہ اردن اور اس کے ہمسایہ ممالک کی صورت حال اکثر نہر منصوبہ اور مشرق وسطیٰ پر اس کے ردّ عمل اور سویز کے بحران سے بعد کی صورت حال پر بھی غور کیا جائے گا۔

یہ پہلا موقع ہوگا کہ عراق سویز کے بحران کے بعد کونسل کے اجلاس میں برطانوی وفد کے ساتھ بیٹھے گا۔

سویز کے بحران کے بعد عراق کی دوسرے عام شدید طور پر برطانیہ کے خلاف ہو گئی تھی۔

یہاں کے ذرائع کا کہنا ہے کہ کراچی میں معاہدہ بغداد کا اجلاس منعقد نقطہ نظر سے اہم ہے۔

معاہدہ کے دشمنوں نے پیش خبری کی تھی کہ یہ اتحاد سویز کے بحران کی چٹان پر ٹوٹ جائے گا۔ لیکن یہ نہ صرف مضبوط ہو گیا ہے بلکہ اب یہ ترقی کے عملی میدان میں [illegible]

کپڑے کی قیمتوں میں کمی کے متعلق رپورٹ آج حکومت کو پیش کی جائے گی

نرخوں میں عام کمی اور کپڑے کو مشروط طور پر برآمدی سکیم میں شامل کرنے کا مشورہ

کراچی ۳۰ مئی۔ مرکزی حکومت نے ملکی کپڑے کے نرخوں میں تخفیف کے بارے میں سفارشات پیش کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی مجلس قائمہ نے کل سات گھنٹے کے اجلاس میں اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ یہ رپورٹ آج صبح حکومت کو پیش کی جائے گی

مجلس قائمہ کی اس رپورٹ کو "جامع" قرار دیا گیا ہے اور اس میں ملکی کپڑے کے نرخوں میں تخفیف اور کپڑے کو برآمد کے فروغ کی سکیم میں شامل کرنے کے بارے میں حکومت کو سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ یہ رپورٹ خفیہ رکھی جائے گی۔ اور مرکزی حکومت کمیٹی کی سفارشات کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گی۔

معتبر آثار و شواہد کے مطابق رپورٹ میں ہر قسم کے ملکی کپڑے کی قیمتوں میں کمی کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ البتہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کمیٹی نے اس مقصد کے حصول کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ مجلس قائمہ نے سفارش کی ہے کہ کپڑے کو بعض شرائط کے تحت برآمد کے فروغ کی سکیم میں شامل کر لیا جائے۔ اور اس بات کا یقین کر لیا جائے کہ کپڑے کی برآمد سے اندرون ملک اس کی قیمتوں پر ناخوشگوار اثر نہیں پڑے گا۔

عراق میں مارشل لاء کا خاتمہ

بغداد ۳۰ مئی۔ عراق میں مارشل لاء ختم کر دیا گیا ہے۔ مارشل لاء کا نفاذ یکم نومبر ۱۹۵۶ء کو عمل میں لایا گیا تھا۔ جبکہ سویز کے بحران کے پیش نظر اردن کو اسرائیل کے امکانی حملہ سے بچانے کے لئے عراقی فوجیں اردن بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

برطانیہ سے اقتصادی امداد کی درخواست

لنڈن ۳۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اردن نے برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ اردن کو برطانوی اقتصادی امداد جاری رکھی جائے۔ اردن مصر شام۔ سعودی عرب کے معاہدے کے بعد اردن کو برطانوی فوجی امداد ترک کر دی گئی تھی۔ لیکن اس وقت اقتصادی امداد کے مستقبل کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔

امریکہ و قوم پرست چین کے تعلقات متاثر نہیں ہونگے

واشنگٹن ۳۰ مئی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل یہاں کہا کہ گذشتہ ہفتے فارموسا میں امریکی سفارت خانہ کو تباہ کرنے میں جن فسادیوں نے حصہ لیا تھا۔ قوم پرست چین کی حکومت شاید ان پر کنٹرول کرنے کیلئے مناسب طور پر ہوشیار نہیں تھی۔ ڈلس نے مزید کہا ان کے خیال میں اس واقعہ سے قوم پرست چین سے امریکہ کے تعلقات یا پالیسیوں پر بنیادی طور پر کوئی اثر نہیں پڑا

درخواست دعا

مکرم چوہدری اسعد اللہ صاحب سیال کا پچھلے دنوں میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن بظاہر کامیاب رہا تھا۔ لیکن اب کسی پیچیدگی کی وجہ سے ان کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ آپ تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

(ناصر الدین۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴